

ابوعبداللہ صارم

پہلے قعدہ میں درود

نماز کی دو رکعتیں مکمل کرنے کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے۔ چار رکعتوں والی نماز میں دو قعدے ہوتے ہیں۔ پہلا دو رکعتوں کے بعد اور دوسرا چار رکعتیں مکمل کرنے کے بعد۔ قعدہ پہلا ہو یا دوسرا اس میں تشہد (التحیات۔۔۔، جس میں اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت ہوتی ہے) پڑھا جاتا ہے۔ تشہد سے زائد مثلاً درود پڑھنا اور دُعا کرنا صرف دوسرے تشہد کے ساتھ خاص ہے یا پہلے تشہد میں بھی اس کی اجازت ہے؟ اسی سوال کا جواب دینے کے لیے یہ تحریر قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ ہماری تحقیق میں پہلے قعدہ میں تشہد پر اکتفا کر لیا جائے یا تشہد سے زائد بھی کچھ پڑھ لیا جائے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ اگر پہلے تشہد میں درود پڑھا گیا، تو سجدہ سہو لازم آجائے گا، ان کی بات بے دلیل ہے، کیونکہ دونوں طریقے رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ سے ثابت ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

تشہد پر اقتصار و اکتفا :

① سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں کو رسول اللہ ﷺ کا تشہد سکھایا۔ ان کے ایک شاگرد اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشْهَدِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا؛ دَعَا بَعْدَ تَشْهَدِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو، ثُمَّ

يُسَلِّمُ.

”آپ اگر نماز کے درمیانے تشهد میں ہوتے، تو تشهد سے فارغ ہوتے ہی (اگلی رکعت کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور اگر آخری تشهد میں ہوتے، تو تشهد کے بعد جو دُعا مقدر میں ہوتی، کرتے، پھر سلام پھیرتے۔“

(مسند الإمام أحمد: 1/459، وسندہ حسن)

امام الائمہ، ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (708) نے اس حدیث کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

امام موصوف اس حدیث پر یوں باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِي الْجُلُوسَةِ الْاُولَى عَلَى التَّشْهَدِ، وَتَرْكُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشْهَدِ الْاَوَّلِ.

”اس بات کا بیان کہ پہلے قعدہ میں تشهد پر اکتفا کرنا اور دُعا کو ترک کرنا جائز ہے۔“ (صحیح ابن خزیمة: 708)

② ام المؤمنین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيدُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشْهَدِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد (عام طور پر) تشهد سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔“ (مسند أبي يعلى الموصلي: 4373، وسندہ صحيح)

تنبیہات:

① سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

الْأُولَیِّیْنَ، كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ .

”رسول اللہ ﷺ جب دو رکعتوں کے بعد (تشہد کے لیے بیٹھتے)، تو (بہت جلد اٹھنے کی وجہ سے) ایسے لگتا کہ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں۔“

(مسند الإمام أحمد : 1/386، سنن أبي داود : 995، سنن النسائي : 1177، سنن

الترمذي : 366)

اس کی سند ”مرسل“ ہونے کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے، کیونکہ ابو عبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وَالرَّاجِحُ أَنَّهُ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنْ أَبِيهِ .

”راجح بات یہی ہے کہ ابو عبیدہ کا اپنے والد گرامی سے سماع ثابت نہیں۔“

(تقريب التهذيب : 8231)

نیز فرماتے ہیں : فَإِنَّهُ عِنْدَ الْأَكْثَرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ .

”جمہور اہل علم کے نزدیک انہوں نے اپنے والد گرامی سے سماع نہیں کیا۔“

(موافقة الخبر الخبر : 1/364)

لہذا امام حاکم رحمہ اللہ (1/296) کا اس روایت کو ”امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح“ قرار دینا صحیح نہیں۔

اس روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وَهُوَ مُنْقَطِعٌ، لِأَنَّ أَبَا عَبِيدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ .

”یہ روایت منقطع ہے، کیونکہ ابو عبیدہ نے اپنے والد گرامی سے سماع نہیں کیا۔“

(التلخیص الحبیر: 1/263، ح: 406)

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے تشہد میں دو رد پڑھنے کی نفی نہیں ہوتی، بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلا تشہد، دوسرے سے چھوٹا تھا۔ یعنی پہلا تشہد درود سمیت بھی دوسرے کے مقابلے میں چھوٹا ہو سکتا ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1173-1250ھ) لکھتے ہیں:

وَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا مَشْرُوعِيَّةُ التَّخْفِيفِ، وَهُوَ يَحْصُلُ بِجَعْلِهِ أَخَفَّ مِنْ مُقَابِلِهِ.

”اس حدیث میں صرف پہلے تشہد کو چھوٹا کرنے کی مشروعیت ہے اور وہ تو اسے دوسرے تشہد کے مقابلے میں چھوٹا کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔“

(نیل الأوطار: 2/333)

② تمیم بن سلمہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ؛ كَانَهُ عَلَى الرَّضْفِ، يَغْنِي حَتَّى يَقُومَ.

”امیر المومنین، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے، تو یوں ہوتے

جیسے گرم پتھر پر ہوں حتیٰ کہ اٹھ جاتے۔“ (مصنّف ابن أبي شيبة: 1/295)

اس کی سند بھی ”انقطاع“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے، کیونکہ تمیم بن سلمہ کا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

لہذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر: 1/263، تحت الحديث: 406) کا

اس کی سند کو ”صحیح“ قرار دینا صحیح نہیں۔

③ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

مَا جُعِلَتِ الرَّاحَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا لِلتَّشَهُّدِ .

”دورکعتوں کے بعد بیٹھنے کا موقع صرف تشہد پڑھنے کے لیے ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 295/1)

اس کی سند بھی ”ضعیف“ ہے، کیونکہ عیاض بن مسلم راوی ”مجهول الحال“ ہے۔
سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: 265/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

④ امام حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے:

لَا يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ .

”نمازی دورکعتوں کے بعد تشہد سے زیادہ نہ پڑھے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 296/1)

یہ قول امام حسن بصری رحمہ اللہ سے ثابت نہیں، کیونکہ حفص بن غیاث ”مدلس“ ہے اور
اس نے امام موصوف سے سماع کی کوئی صراحت نہیں کی۔

نیز اس سند میں اشعث راوی کا تعین بھی درکار ہے۔

⑤ امام شعمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ زَادَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ؛ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا سَهْوٍ .

”جس شخص نے دورکعتوں کے بعد تشہد کے علاوہ کچھ اور پڑھ لیا، اس پر سہو

کے دو سجدے لازم ہو جائیں گے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 296/1، وسنده صحيح)

امام شعمی رحمہ اللہ کا یہ اجتہاد بے دلیل اور صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے

خطا پر مبنی ہے۔

پہلے قعدہ میں تشہد کے علاوہ اذکار:

پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد اذکار، مثلاً درود، دُعا وغیرہ مستحب ہیں، جیسا کہ:

① ام المؤمنین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا.

”نبی کریم ﷺ نو رکعت (وتر) ادا فرماتے اور صرف آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے۔ پھر اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بجالاتے اور اس سے دُعا کرتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت ادا فرماتے۔ پھر بیٹھ جاتے اور اللہ کا ذکر، اس کی حمد اور اس سے دُعا کرتے۔ پھر اتنی بلند آواز سے سلام پھیرتے کہ ہم سن لیتے تھے۔“ (صحیح مسلم: 139/746)

② سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا:

«إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ، فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،

ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِّنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَلْيَدْعُ بِهِ رَبَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ.

”جب تم ہر دو رکعتوں کے بعد بیٹھو، تو یہ کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ،
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر ہر شخص وہ دُعا
منتخب کرے، جو اسے زیادہ محبوب ہو اور اس کے ذریعے اپنے رب عزوجل
سے مانگے۔“

(مسند الإمام أحمد : 1/437، مسند الطيالسي : 304، سنن النسائي : 1164،
المعجم الكبير للطبراني : 10/47، ح : 9912، شرح معاني الآثار للطحاوي : 1/237،
وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (720) اور امام ابن حبان (1951) رحمہ اللہ نے ”صحیح“
قرار دیا ہے۔

③ نافع تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَشَهَّدُ، فَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، التَّحِيَّاتُ
لِلَّهِ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ،
شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، يَقُولُ

هَذَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَيَدْعُو إِذَا قَضَى تَشَهُدَهُ، بِمَا بَدَأَ لَهُ.
 ”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دُعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ
 لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّكَايَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ
 اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ،
 شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ۔ پہلی
 دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھنے کے ساتھ جودل میں آتی، وہ دُعا بھی کرتے۔“

(المؤطا للإمام مالك: 1/191، وسنده صحيح)

یعنی جلیل القدر صحابی، سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد
 پڑھتے تھے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا بھی یہی مذہب ہے۔ (الأم: 1/117)

فقہ حنفی اور پہلا تشہد :

فقہ حنفی کے مطابق پہلے تشہد کے ساتھ درود پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

(کبیری: 460)

یہ بات صحیح احادیث اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کے خلاف ہونے کی وجہ
 سے ناقابل التفات ہے۔

الحاصل :

پہلے قعدہ میں تشہد پر بھی اکتفا کیا جاسکتا ہے اور تشہد کے علاوہ مثلاً درود اور دُعا میں
 وغیرہ بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔